MOCK - TEST .

Name = Ayesha Younas

Batch # 084

Subject = Islamic Studies .

Part - II

سوالنمبر 2 :

اسلام کی بنیاد جس عقیدے پر قائم ہے وہ توحید ہے
توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات ، صفات ،
افعال اور عبادات میں یکتا ماننا اور جاننا ۔
یہ عقیدہ انسان کے ایمان کی جڑ ہے اور دینِ اسلام
کا بنیادی ستون بھی ہے ۔

توحید کے معنی :

1. اللہ کو خالق ماننا ، کسی کو شریک نہ ٹھہرانا
2. اللہ کو مالک ماننا ، اس کی طاقت میں بھی شریک نہ ٹھہرانا
3. سارے نظام کو چلانے والی ایک ہی ذات ہے ۔

ان تینوں باتوں کو ماننا اور ان پر عمل پیرا ہونا
توحید کہلاتا ہے ۔

سورۃ اخلاص میں فرمایا گیا ۔

ترجمہ :

" اللہ ایک ہے ، وہ بے نیاز ہے ، نہ اسکی
کوئی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں "

معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ:

ترجمہ:

"بندوں کا حق اللہ پر ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں"۔

توحید کی اقسام:

توحید کی تین اقسام ہیں:

1. توحید فی الذات:

اللہ کو ذات میں یکتا ماننا اور جاننا، کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

سورۃ الانعام کی آیت نمبر **3** میں ارشاد ہوا:

ترجمہ:

"وہی ہے جو آسمانوں میں بھی معبود ہے اور زمین پر بھی معبود ہے"۔

آپؐ نے فرمایا۔

اللہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے سوا کچھ نہ تھا۔

2. توحید فی الصفات:

اللہ کو نام اور صفات میں یکتا جاننا، اس پر ایمان لانا اور کسی مخلوق سے مشابہت نہ ٹھہرانا توحید فی الصفات کہلاتا ہے۔

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر **29** میں فرمایا۔

:

ترجمہ:

"بے شک اللہ ہر چیز کو جاننے والا اور
قدرت رکھنے والا ہے"

آپؐ نے فرمایا:

ترجمہ: اللہ خود بھی خوبصورت ہے اور خوبصورتی
کو پسند کرتا ہے۔

جو چیز بھی بناتا ہے وہ کامل حیثیت ہوتی ہے اس کی
زندہ مثال انسان ہے جسے **احسن تقویم** کے
لقب سے نوازا گیا۔

3. توحید فی الافعال:

جو کچھ دنیا اور کائنات میں موجود ہے وہ
سب کے سب اللہ کے افعال ہیں۔

سورۃ الزمر کی آیت نمبر **62** میں فرمایا:

ترجمہ:

"اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز پر
کارساز ہے"

یہی نہیں اللہ نے جو کچھ بھی پیدا کیا اس پر عدل و
انصاف کا حکم دیا اور دنیا میں حکمرانوں
کو یہ حق دیا کہ وہ انصاف کریں۔

ایک جگہ پر فرمایا:

ترجمہ:

"میں نے لوگوں کو اختیار عطا کیا تاکہ
میں انہیں آزماؤں"

Scanned with CamScanner

شرک کیا ہے؟

اللہ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانا

سورۃ النساء میں فرمایا:

ترجمہ: "بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اس کے علاوہ جسے چاہے معاف کر دیتا ہے۔"

آپؐ سے روایت ہے:

"جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔"

توحید کے اثرات:

انفرادی زندگی پر اثرات:

توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات درج ذیل ہیں۔

1. عزتِ نفس اور خودداری:

توحید پر عمل پیرا ہونے سے انسان میں عزتِ نفس اور خودداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر 64 میں فرمایا گیا:

ترجمہ:

"اور کہہ دیجئے اے اہلِ کتاب! ہم میں اور تم میں ایک چیز برابر ہے اور وہ یہی ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے سوا کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے"

ایک جگہ آپ ﷺ نے بھی فرمایا:

ترجمہ:

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

2. احتساب:

جب انسان اللہ کے حکم کے تابع ہوتا ہے تو اسے حق و سچائی کا علم حاصل ہوتا ہے جس کی بدولت وہ احتساب کے قابل ہوتا ہے۔

سورۃ الزلزال ~~سورۃ آل عمران~~ کی آیت نمبر 7-8 میں فرمایا

ترجمہ:

"جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اسے بھی دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی وہ اُسے بھی دیکھ لے گا۔"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور بے وقوف وہ ہے جو خواہشات کے پیچھے چلتا جائے اور اللہ سے جھوٹی امید باندھ لے۔"

3. صبر واستقامت:

جب انسان یقین رکھتا ہے کہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے تو وہ مصیبت میں گھبراتا نہیں بلکہ صبر کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر **153** میں فرمایا:

ترجمہ:

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

4. زندگی کا اصل مقاصد:

توحید انسان کو بتاتی ہے کہ اسکی زندگی کا اصل مقصد صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے احکامات کی پیروی کرنا ہے۔

سورۃ الذاریات میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

5. تنگ نظری کا خاتمہ:

تنگ نظری شک شرک کی علامت میں سے ہے۔

سورۃ الحجرات کی آیت **13** میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

اجتماعی زندگی پر اثرات:

1. اتحاد اور بھائی چارہ:

توحید قوم میں مساوات اور اتحاد پیدا کرتی ہے

کیونکہ سب ایک رب کے بندے ہیں۔

سورۃ الحجرات میں فرمایا:

ترجمہ:

"یقیناً تمام مومن آپس میں بھائی ہیں"۔

حدیث میں ہے:

ترجمہ:

اللہ کا ہاتھ جماعت (اتحاد) کے ساتھ ہے۔

2. ظلم کے خلاف مزاحمت:

توحید باطل قوتوں، شرک اور جبر کے نظام کے

خلاف کھڑے ہونے کا حوصلہ دیتی ہے۔

سورۃ النحل کی آیت 36 میں فرمایا:

ترجمہ:

"اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو"

حدیث میں فرمایا:

ترجمہ:

"سب سے افضل جہاد ظالم حکمرانوں کے

سامنے حق بات کہنا ہے"

Scanned with CamScanner

3. دوہرا نظام احتساب:

توحید انسان کو دوہرا نظامِ احتساب سکھاتا ہے۔ جو کہ نہ صرف دنیاوی احتساب سے متعلق رہنمائی کرتا بلکہ آخروی احتساب سے متعلق بھی آگہی کرتا ہے۔

جیسا کہ **سورۃ الحجر** میں ارشاد ہوا۔

ترجمہ:

"پس تمہارے رب کی قسم ہم ان سے ان کے تمام اعمال کے بارے میں پوچھیں گے"۔

4. بین الاقوامی ہم آہنگی:

بین الاقوامی ہم آہنگی کو سورۃ الحجرات میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے کہ:

ترجمہ:

"ہم نے تمہیں ایک مرد و عورت سے پیدا کیا"۔

اسی لیے تم نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرنا

5. استحکام اور ترقی:

توحید امت میں اتفاق پیدا کرکے اسے طاقتور اور ترقی یافتہ بناتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سورۃ الا عمران میں فرمایا

ترجمہ:

"اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ و اور تفرقہ نہ ڈالو"

ایک حدیث میں بھی ارشاد ہوا

ترجمہ:

"مومن دوسرے مومن کے لیے ایک جسم کی مانند ہے"

سوال نمبر 6:

تزکیہ کا تصور اور اسلامی معیشت کی روح:

اسلام کا معاشی و سماجی نظام عدل و انصاف، مساوات اور تزکیہ پر مشتمل ہے

تزکیہ سے مراد ہے پاکیزگی۔

"یعنی انسان کے مال، نفس، اور معاشرت کی اصطلاح"۔

زکوٰۃ اسی تزکیہ کا عملی مظہر ہے جو دولت کی تطہیر اور معاشرے میں انصاف کے قیام کا ذریعہ ہے۔

قرآن کی روح سے:

سورۃ التوبہ کی آیت 103 میں فرمایا گیا۔

ترجمہ:

Scanned with CamScanner

"ان کے مالوں میں سے صدقہ لے جو انہیں
پاک کر دے اور ان کا تزکیہ کرے"

زکوٰۃ کا فلسفہ تزکیہ اور اس کی بنیاد:

زکوٰۃ صرف مالی عبادت نہیں بلکہ روحانی و سماجی اصلاح کا ذریعہ بھی ہے۔ اس کا مقصد صرف دولت کی تقسیم نہیں بلکہ دلوں سے حرص، حسد اور طبقاتی تفاخر کو مٹانا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

"زکوٰۃ مال کو کم نہیں کرتی"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ زکوٰۃ سے ظاہری کمی نہیں بلکہ روحانی اور معاشی برکت حاصل ہوتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کا معاشی اثر:

1. دولت کی گردش:

زکوٰۃ امیروں کے مال کو غریبوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اسی طرح دولت کے ارتکاز کو ختم کرتی ہے۔ جب دولت چند ہاتھوں میں محدود نہ رہے تو معاشی توازن برقرار رہتا ہے۔

2. غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ اور صدقات معاشرے کے کمزور طبقات

جیسے کہ یتیم، مسکین، بے روزگار اور مقروض کو سہارا فراہم کرتے ہیں۔

سورۃ التوبہ میں فرمایا گیا۔

ترجمہ:

"صدقے تو فقیروں اور محتاجوں کے لیے ہیں"

یہ تقسیم معاشی انصاف کو یقینی بناتی ہے اور غربت کی زنجیروں کو توڑتی ہے۔

3. بے روزگاری میں کمی:

زکوٰۃ فنڈز کو اگر موثر طور پر کاروباری قرضوں، ہنر سکھانے یا چھوٹے منصوبوں میں لگایا جائے تو روزگاری کے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس سے انحصار کم اور خود کفالت پیدا ہوتی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کا سماجی اثر:

1. طبقاتی تفاوت کا خاتمہ:

زکوٰۃ کا نظام امیر اور غریب کے درمیان خلیج کو ختم کرتا ہے اور سب کو اجتماعی ذمہ داری کے دائرے میں لاتا ہے۔

2. سماجی انصاف:

زکوٰۃ کا موثر نظام ایسے معاشرے کو جنم دیتا ہے جہاں کوئی بھوکا نہ سوئے اور کسی کے پاس ضرورت

سے زائد دولت جمع نہ ہو۔

3. **روحِ ایثار و ہمدردی کا فروغ:**

زکوٰۃ اور صدقات انسانی تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں۔ دینے والا اپنی دولت سے محبت کم کرتا ہے اور لینے والے کے دل میں حسد نہیں رہتا۔

صحیح بخاری سے روایت ہے:

ترجمہ:

"مومن مومن کا بھائی ہے، وہ نہ اسے ظلم کرنے دیتا ہے نہ تنہا چھوڑتا ہے۔"

اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کے ادارے کا کردار:

• **منظم نظامِ تقسیم:**

اسلامی ریاست میں زکوٰۃ کا محکمہ ہونا چاہیے جو صدقات و زکوٰۃ کو منصفانہ تقسیم، شفاف ریکارڈنگ اور نگرانی کرے۔

• **پالیسی و قانون سازی:**

ریاست کو چاہیے کہ زکوٰۃ کو اقتصادی پالیسی کا حصہ بنائے تاکہ صرف خیرات نہیں بلکہ ترقیاتی عمل بن جائے۔

• **خود انحصار معیشت کی تشکیل:**

زکوٰۃ کے ذریعے وسائل مقامی سطح پر استعمال ہوں تو ترقی نیچے سے اوپر سمت میں ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

نتیجہ:

اسلام کا مقصد صرف انفرادی عبادت نہیں بلکہ اجتماعی فلاح ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کا موثر اور منظم نفاذ ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے جہاں ہر فرد کو عدل، عزت اور مواقع کی برابری حاصل ہو۔

یہی تزکیہ کا حقیقی مفہوم ہے۔

سورۃ الذاریات میں فرمایا گیا:

ترجمہ:

"اور ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق مقرر ہے"۔

سوال نمبر 7:

اسلامی سیاسی نظام:

اسلامی سیاسی نظام ایک جامع نظامِ حیات ہے جو عدل، مشاورت، مساوات، آزادی اور امانت کے اصولوں پر قائم ہے۔ اس نظام میں حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور انسان کو خلافت و امانت کے طور پر اختیار دیا گیا ہے تاکہ وہ اللہ کے احکام کے مطابق نظامِ زندگی قائم کرے۔

سورۃ یوسف کی آیت 40 میں ارشاد ہے:

ترجمہ:

"الحکم صرف اللہ ہی کے لیے ہے"

Scanned with CamScanner

حدیث سے روایت ہے:

ترجمہ:

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا"

اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول:

اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول یہ ہیں:

- حاکمیتِ الٰہی
- خلافتِ انسانی
- شورائیت
- عدل و مساوات
- شریعت کی بالادستی
- احتساب و امانت داری۔

شوریٰ کا تصور:

اسلامی نظامِ سیاست میں شوریٰ ایک بنیادی ادارہ ہے۔ قرآن نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے معاملات باہمی مشورے سے طے کریں۔ یہ تصور اسی بات کی ضمانت دیتا ہے کہ فیصلے انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی مفاد میں ہوں۔

سورۃ الشوریٰ کی آیت **38** میں ارشاد ہوا:

ترجمہ:

"اور ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں"

رسول ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ:

"جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہوتا ہے"

شوریٰ کے مقاصد:

- شوریٰ کے مقاصد درج ذیل ہیں:
- آمرانہ طرزِ حکومت کی نفی
- عوامی رائے کی شمولیت
- اجتماعی اجتہاد کی گنجائش
- عدل اور شفافیت کا فروغ

اسلام میں شوریٰ محض رسمی ادارہ نہیں بلکہ حکومت کیلئے ایک اخلاقی اور دینی ذمہ داری ہے۔

خلافت کا تصور:

اسلامی سیاسی نظام میں خلافت کا مطلب بادشاہت یا شخصی حکمرانی نہیں بلکہ ایک امانت ہے جو امت کی مرضی سے دی جاتی ہے۔ خلیفہ دراصل اللہ کے احکام کا نفاذ کرنے والا، عدل قائم کرنے والا اور عوام کا خادم ہوتا ہے۔

سورۃ البقرۃ میں فرمایا گیا۔

ترجمہ:

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ:

"بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے
اور میرے بعد خلفاء ہوں گے"

خلافت کے اصول:

- شریعت کے تابع حکومت
- عدل و انصاف کا قیام
- امانت و احتساب کا نظام
- امت کی رضامندی سے تقرری۔

اسلامی خلافت عوامی رضامندی، مشورہ اور عدل پر مبنی نظام ہے جو جدید دور کی نمائندہ حکومت کے قریب ہے۔

اسلامی قانون کے ذرائع:

اسلامی سیاسی نظام میں قانون سازی کے بنیادی ذرائع درج ذیل ہیں:

- قرآن کریم
- سنتِ رسول ﷺ
- اجماع
- قیاس۔

یہ تمام ذرائع مل کر شریعت اسلامیہ کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اسلامی ریاست کی قانون سازی انہی اصولوں کے تابع ہوتی ہے تاکہ کوئی قانون اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات

کے خلاف نہ ہو

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 95 میں ارشاد ہے:

ترجمہ:

"ان کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا۔"

رسولؐ نے فرمایا:

ترجمہ:

"جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات داخل کی جو اس میں نہیں وہ مردود ہے۔"

اسلامی نظام اور جدید جمہوریت میں ہم آہنگی:

اسلامی سیاسی نظام اور جدید جمہوریت میں کئی بنیادی اصول مشترک ہیں۔ اگرچہ دونوں کی بنیادیں مختلف نظریاتی ڈھانچوں پر قائم ہیں۔ اسلام میں حاکمیتِ اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جبکہ عوام اس کے نائب کے طور پر فیصلے کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

ترجمہ:

"اور ان کے تمام معاملات ہمیشہ باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں۔"

اسلامی نظام میں عدل، مساوات، احتساب اور شفافیت وہی اصول ہیں جن پر جدید

جمہوریت قائم ہے۔ تاہم فرق یہ ہے کہ اسلام میں یہ سب اقدار اللہ کی اطاعت اور شریعت کی بالادستی کے تابع ہیں جبکہ مغربی جمہوریت میں عوام کی مرضی قانون کا سرچشمہ ہے جبکہ اسلام میں اللہ کا حکم اور رسول کی سنت قانون کی بنیاد ہیں۔

نتیجہ:

اسلامی سیاسی نظام ایک کامل اور ہمہ جہت نظام ہے جو عدل، مساوات اور امانت کے اصولوں پر استوار ہے۔ شوریٰ، خلافت اور شریعت کے ذریعے ایک ایسا نظام تشکیل پاتا ہے جو نہ صرف عوامی فلاح کا ضامن ہے بلکہ روحانی و اخلاقی تربیت کا ذریعہ بھی ہے۔ جدید جمہوریت اگر ان اخلاقی بنیادوں کو اپنائے تو وہ حقیقی معنوں میں انسانیت کی خدمت کر سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner